بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء ✦ عسیٰ ان یبعثک ربک مقاما محمودا

رجسٹرڈ نمبر ایل۔ ۵۲۵۴ ربوہ

روزنامہ

الفضل

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

خطبہ نمبر ۳۲

فون ۴۴۹

جلد ۷۳/۳۸ | اتوار ۲ صفر المظفر ۱۴۰۵ھ ؛ ۲۸ اخاء ۱۳۶۳ ہش ؛ ۲۸ اکتوبر ۱۹۸۴ء | نمبر ۲۴۵

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبارِ احمدیہ

حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی ان دنوں لاہور میں بغرض علاج مقیم ہیں۔ طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے پہلے سے بہتر ہے۔ علاج جاری ہے۔ احباب جماعت حضرت سیدہ ممدوحہ کیلئے بالالتزام دعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ صاحبہ کو صحت کاملہ و عاجلہ سے نوازے اور برکتوں سے معمور طویل عمر عطا فرمائے۔ آمین!

ارشادات عالیہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود و مہدی معہود بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ:

پیارے! میرے لئے یہ خوشی کافی ہے کہ تو میرے لئے اور میں تیرے لئے ہوں

اے میرے مولیٰ! میں نے تمام سخت باتوں کا جواب تیرے پر چھوڑا جو تیری مرضی وہ میری مرضی

اللہ تعالیٰ کے حضور عاشقانہ جذباتِ محبت: حضرت مسیح موعود کی ایک متضرعانہ تحریر

"اے میرے مولیٰ اور اے میرے پیارے آقا میں نے ..... تمام سخت باتوں اور لعنتوں اور گالیوں کا جواب تیرے پر چھوڑا۔ اگر تیری یہی مرضی ہے تو جو کچھ تیری مرضی وہ میری مرضی ہے۔ مجھے اس سے بڑھ کر کچھ نہیں چاہیئے کہ تو راضی ہو۔ میرا دل تجھ سے پوشیدہ نہیں۔ تیری نگاہیں میری تہہ تک پہنچی ہوئی ہیں۔ اگر مجھ میں کچھ فرق ہے تو نکال ڈال اور اگر تیری نگاہ میں مجھ میں کچھ بدی ہے تو میں تیرے ہی منہ کی اس سے پناہ مانگتا ہوں۔ اے میرے پیارے ہادی!! اگر میں نے ہلاکت کی راہ اختیار کی ہے تو مجھے اس سے بچا۔ اور وہ کام کر کہ جس میں تیری رضامندی ہو۔ میری روح بول رہی ہے کہ تو میرے لئے ہے اور ہوگا، جب سے کہ تو نے کہا کہ میں تیرے ساتھ ہوں اور جب سے کہ تو نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ اِنِّیْ مُھِیْنٌ مَّنْ اَرَادَ اِھَانَتَکَ۔ اور جب سے کہ تو نے دلجوئی اور نوازش کی راہ سے مجھے کہا کہ انت منّی بمنزلۃ لا یعلمھا الخلق تو اسی دم سے میرے قالب میں جان آگئی۔ تیری دلآرام باتیں میرے زخموں کی مرہم ہیں۔ تیرے محبت آمیز کلمات میرے غم رسیدہ دل کے مفرح ہیں۔ میں غموں میں ڈوبا ہوا تھا تو نے مجھے بشارتیں دیں۔ میں مصیبت زدہ تھا تو نے مجھے پوچھا۔ پیارے! میرے لئے یہ خوشی کافی ہے کہ تو میرے لئے اور میں تیرے لئے ہوں..... تیرے تمام پاک وعدے پورے ہوں گے تو اپنے بندہ کا آمرزگار ہوگا۔"

(آسمانی فیصلہ ص۹)

"اس عاجز کا کاروبار کسی انسان کی شہادت پر موقوف نہیں۔ جس نے مجھے بھیجا ہے وہ میرے ساتھ ہے اور میں اس کے ساتھ ہوں۔ میرے لئے وہی پناہ کافی ہے۔ یقیناً وہ اپنے بندہ کو ضائع نہیں کرے گا اور اپنے فرستادہ کو برباد نہیں کر دے گا۔" (نشانِ آسمانی ص۲)

جماعت احمدیہ کا ۹۲ واں جلسہ سالانہ:

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اجازت سے

اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال جماعت احمدیہ کا ۹۲ واں سالانہ جلسہ ۲۶-۲۷-۲۸ فتح ۱۳۶۳ ہش / دسمبر ۱۹۸۴ء بروز بدھ جمعرات، جمعہ ربوہ میں منعقد ہوگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ احباب اس جلسہ میں شمولیت کیلئے ابھی سے تیاری شروع کر دیں۔ (ناظر اصلاح وارشاد)

ربوہ: ۲۶ اخاء/اکتوبر۔ آج یہاں البیت الاقصیٰ میں نماز جمعہ محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح وارشاد نے پڑھائی اور خطبہ دیا۔ جس میں انھوں نے ابتلاء کے فلسفے پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا کہ ابتلاء دراصل صاحب ایمان لوگوں کے دعویٰ کو دنیا پر ظاہر کرنے کے لئے آتا ہے۔ اس کے نتیجہ میں الٰہی جماعتوں کو قربانیوں کی توفیق ملتی ہے۔ اس زمانے میں الٰہی نوشتوں کے مطابق جماعت احمدیہ کو جن قربانیوں کی توفیق مل رہی ہے ان میں نمایاں ترین قربانی مالی قربانی ہے۔

مولانا موصوف نے نہایت سادہ اور عام فہم پیرائے میں مالی قربانی کی اہمیت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ دنیا دار لوگ کاروبار کرتے ہیں اس کے لئے سرمایہ کاری کرتے ہیں اور اس کے عوض کچھ نہ کچھ منافع کی امید رکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے بھی اس مالی قربانی کو قرآن میں سودا قرار دیا ہے لیکن اس کے بدلے میں جس بے حد و حساب منافع کا وعدہ کیا ہے وہ کسی دنیاوی کاروبار میں کبھی نہیں مل سکتا۔ اللہ تعالیٰ نے منافع کی یہ شرح ایک اور سات سو کی نسبت سے بیان کی ہے۔

مولانا نے کہا کہ ہمیں اللہ کی راہ میں جس قربانیوں کی توفیق مل رہی ہے اور اس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے جس قدر انعامات سے نوازا جا رہا ہے وہ دنیا کے لئے حیرت و استعجاب کا موجب ہے۔ لیکن ہمیں اس سے کوئی واسطہ نہیں کہ کوئی کیا کہتا اور کیا سوچتا ہے۔ جبکہ ہم اپنے خدا کے حضور اپنی قربانیاں پیش کرتے اور اسی سے لیتے اور اسی کے سامنے جواب دہی سے ڈرتے ہیں اور اسی کی رضا اور خوشنودی کے طالب ہیں اور اسی سے ہماری التجا ہے کہ وہی ہماری قربانیوں کو قبول فرمائے اور وہی ہمیں ہمارے پیمانوں سے نہیں بلکہ اپنے پیمانہ سے ہمیشہ عطا کرتا رہے۔ آمین۔

محترم مولوی نور الحق انور صاحب سابق مربی امریکہ و فجی دل کے عارضہ کی وجہ سے (باقی ص۵ پر)

پبلشر: مسعود احمد، طابع: سید عبدالحیٔ، مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ، مقام اشاعت روزنامہ الفضل، دارالرحمت غربی ربوہ، قیمت ۵۵ پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عہدِ بیعت

از تحریرات حضرت اقدس مسیح موعود بانی سلسلہ احمدیہ

"میں نے بارہا اپنی جماعت کو کہا ہے کہ تم زرے اس بیعت پر مجھ بھروسہ نہ کرنا۔ اس کی حقیقت تک جب تک نہ پہنچو گے تب تک نجات نہیں۔ قشر پر صبر کرنے والا مغز سے محروم ہوتا ہے۔ اگر مرید خود عامل نہیں تو پیر کی بزرگی اسے کچھ فائدہ نہیں دیتی ..... کشتی نوح کا بار بار مطالعہ کرو اور اس کے مطابق اپنے آپ کو بناؤ۔" (حضرت اقدس مسیح موعود)

تقاضے و اغراض

بیعت کے معنی:

"بیعت کے معنی ہیں بیچ دینا۔ جیسے ایک چیز بیچ دی جاتی ہے تو اس سے کوئی تعلق نہیں رہتا۔ خریدار کا اختیار ہوتا ہے جو چاہے سو کرے۔ تم لوگ جب اپنا بیل دوسرے کے پاس بیچ دیتے ہو تو کیا اسے کہہ سکتے ہو کہ اسے اس طرح استعمال کرنا؟ ہرگز نہیں۔ اسے اختیار ہے جس طرح چاہے استعمال کرے۔ اسی طرح جس سے تم بیعت کرتے ہو اگر اس کے احکام پر ٹھیک ٹھیک نہ چلو تو پھر کوئی فائدہ نہیں اٹھا سکتے۔ ہر ایک دوا یا غذا جب تک بقدر شربت نہ پی جاوے فائدہ نہیں ہوا کرتا۔ اسی طرح اگر بیعت پورے معنوں میں نہ ہو تو وہ بیعت نہ ہوگی۔ خدا تعالیٰ کسی کے دھوکہ میں نہیں آسکتا۔ اس کے ہاں نمبر اور درجے مقرر ہیں۔ اس نمبر اور درجہ تک تو بہ ہوگی تو وہ قبول کرے گا۔ جہاں تک طاقت ہے وہاں تک کوشش کرو۔ پورے صالح بنو۔ عورتوں کو نصیحت کرو۔ نماز روزہ کی تاکید کرو۔"

(ملفوظات جلد ۵ صفحہ ۳۸۱)

"بیعت کا لفظ ایک وسیع معنے رکھتا ہے اور اس کا مقام ایک انتہائی تعلق کا مقام ہے کہ جس سے بڑھ کر اور کسی قسم کا تعلق ہو ہی نہیں سکتا۔ بعض لوگ ایسے ہیں کہ وہ ہمارے نور کی پوری روشنی میں نہیں ہیں۔ جب تک انسان کو ابتلاء کی برداشت نہ ہو اور ہر طرح سے وہ اس میں ثابت قدمی نہ دکھا سکتا ہو۔ تب تک وہ بیعت میں نہیں ہے۔ پس جو لوگ صدق و صفا میں انتہائی درجہ تعلق پر پہنچے ہوئے ہیں۔ خدا تعالیٰ ان کو امتیاز میں رکھتا ہے۔"

(ملفوظات جلد ۷ صفحہ ۴-۵)

"میں نصیحت کرتا ہوں کہ آپ نے جو تعلق مجھ سے پیدا کیا ہے (خدا تعالیٰ اس میں برکت ڈالے) اس کو بڑھانے اور مضبوط کرنے کی فکر میں ہر وقت لگے رہیں۔ لیکن یاد رہے کہ صرف اقرار ہی کافی نہیں جب تک عملی رنگ سے اپنے آپ کو رنگین نہ کیا جاوے .....

بیعت سے مراد خدا تعالیٰ کو جان سپرد کرنا ہے اس سے مراد یہ ہے کہ ہم نے اپنی جان آج خدا تعالیٰ کے ہاتھ بیچ دی ہے یہ بالکل غلط ہے کہ خدا تعالیٰ کی راہ میں چل کر انجام کار کوئی شخص نقصان اٹھاوے۔ صادق کبھی نقصان نہیں اٹھا سکتا۔ نقصان اسی کا ہے جو کاذب ہے۔ جو دنیا کے لئے بیعت کو اور عہد کو جو اللہ تعالیٰ سے اس نے کیا ہے توڑ رہا ہے وہ شخص جو محض دنیا کے خوف سے ایسے امور کا مرتکب ہو رہا ہے وہ یاد رکھے بوقت موت کوئی حاکم یا بادشاہ اسے نہ چھڑا سکے گا۔ اس نے احکم الحاکمین کے پاس جانا ہے۔ جو اس سے دریافت کریگا کہ تو نے میرا پاس کیوں نہیں کیا؟ اس لئے ہر مومن کے لئے ضروری ہے کہ خدا جو ملک السموٰت والارض ہے اس پر ایمان لاوے اور سچی توبہ کرے۔"

(ملفوظات جلد ۷ صفحہ ۲۹-۳۰)

بیعت کب کام آتی ہے:

"یہ بیعت اسی وقت کام آسکتی ہے جب دین کو مقدم کر لیا جاوے۔ اور اس میں ترقی کرنے کی کوشش ہو۔ بیعت ایک بیج ہے جو آج بویا گیا۔ اب اگر کوئی کسان صرف زمین میں تخم ریزی پر ہی قناعت کرے اور پھل حاصل کرنے کے جو جو فرائض ہیں ان میں سے کوئی ادا نہ کرے، نہ زمین کو درست کرے اور نہ آب پاشی کرے۔ اور نہ موقع بموقع مناسب کھاد زمین میں ڈالے نہ کافی حفاظت کرے تو کیا وہ کسان کسی پھل کی امید کر سکتا ہے؟ ہرگز نہیں۔ اس کا کھیت بالضرور تباہ اور خراب ہوگا۔ کھیت اسی کا رہے گا جو پورا زمیندار بنے گا۔ سو ایک طرح کی تخم ریزی آپ نے بھی آج کی ہے۔ خدا تعالیٰ جانتا ہے کہ کسی کے مقدر میں کیا ہے۔ لیکن خوش قسمت وہ ہے جو اس تخم کو محفوظ رکھے اور اپنے طور پر ترقی کے لئے دعا کرتا رہے۔"

(ملفوظات جلد ۷ صفحہ ۳۸)

"بیعت کرنے سے مطلب بیعت کی حقیقت سے آگاہ ہونا ہے ایک شخص نے روبرو ہاتھ میں ہاتھ دے کر بیعت کی۔ اصل غرض اور غایت کو نہ سمجھا یا پرواہ نہ کی تو اس کی بیعت بے فائدہ ہے اور اس کی خدا کے سامنے کچھ حقیقت نہیں۔ مگر دوسرا مستحق ہزار کوس سے بیٹھا بیٹھا صدق دل سے بیعت کی حقیقت اور غرض و غایت کو مان کر بیعت کرتا ہے اور پھر اس اقرار کے اوپر کاربند ہو کر اپنی عملی اصلاح کرتا ہے وہ اس روبرو بیعت کر کے بیعت کی حقیقت پر نہ چلنے والے سے ہزار درجہ بہتر ہے۔"

(ملفوظات جلد ۱۰ صفحہ ۱۴۰)

بیعت کی حقیقت سے واقفیت ضروری ہے:

"بیعت کی حقیقت سے پوری واقفیت حاصل کرنی چاہیئے اور اس پر کاربند ہونا چاہیئے۔ اور بیعت کی حقیقت یہی ہے کہ بیعت کنندہ اپنے اندر سچی تبدیلی اور خوف خدا اپنے دل میں پیدا کرے اور اصل مقصود کو پہچان کر اپنی زندگی میں ایک پاک نمونہ کر کے دکھاوے۔ اگر یہ نہیں تو پھر بیعت سے کچھ فائدہ نہیں بلکہ یہ بیعت پھر اس کے واسطے اور بھی باعث عذاب ہوگی۔ کیونکہ معاہدہ کر کے جان بوجھ اور سوچ سمجھ کر نافرمانی کرنا سخت خطرناک ہے .....

ہمارا مطلب یہ ہے کہ بالکل ایسے پاک اور بے لوث ہو جاویں کہ دین کے سامنے امور دنیوی کی حقیقت نہ سمجھیں اور قسما قسم کی غفلتیں جو خدا سے دوری اور مہجوری کا باعث ہوتی ہیں وہ دور ہو جاویں۔ جب تک یہ بات پیدا نہ ہو اس وقت تک حالت خطرناک ہے اور قابل اطمینان نہیں۔"

(ملفوظات جلد ۱۰ صفحہ ۳۳۴-۳۳۵)

راست بازی اور عبادت کی طرف جھکنا چاہیئے:

"بہت ہی عظیم الشان بات توبہ ہے توبہ کے معنی رجوع کے ہیں۔ یہ اس حالت کا نام ہے کہ انسان اپنے معاصی سے (توبہ کرے) جن سے اس کے تعلقات بڑھے ہوئے ہیں اور اس نے اپنا وطن انہیں مقرر کر لیا ہوا ہے گویا کہ گناہ میں اس نے بود و باش مقرر کر لی ہوئی ہے تو توبہ کے معنے یہ ہیں کہ اس وطن کو چھوڑنا اور رجوع کے معنے پاکیزگی کو اختیار کرنا .....

..... بیعت رسمی فائدہ نہیں دیتی۔ ایسی بیعت سے حصہ دار ہونا مشکل ہوتا ہے اسی وقت حصہ دار ہوگا جب اپنے وجود کو ترک کر کے بالکل محبت اور اخلاص کے ساتھ اس کے ساتھ ہو جاوے ..... تو ان تعلقات کو بڑھانا بڑا ضروری امر ہے اگر ان تعلقات کو وہ (طالب) نہیں بڑھاتا اور کوشش نہیں کرتا تو اس کا شکوہ اور افسوس بے فائدہ ہے۔ محبت و اخلاص کا تعلق بڑھانا چاہیئے۔ جہاں تک ممکن ہو اس انسان (مرشد) کے ہم رنگ ہو طریقوں میں اور اعتقاد میں۔ نفس لمبی عمر کے وعدے دیتا ہے یہ دھوکا ہے۔ عمر کا اعتبار نہیں ہے جلدی راستبازی اور عبادت کی طرف جھکنا چاہیئے اور صبح سے لے کر شام تک حساب کرنا چاہیئے۔"

(ملفوظات جلد ۱ صفحہ ۳-۵)

صرف دعویٰ پر ہرگز کفایت نہ کرو:

"یہ مت خیال کرو کہ صرف بیعت کر لینے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سے ہی خدا راضی ہو جاتا ہے۔ یہ تو صرف پوست ہے۔ مغز تو اس کے اندر ہے۔ اکثر قانونِ قدرت یہی ہے کہ ایک چھلکا ہوتا ہے اور مغز اس کے اندر ہوتا ہے چھلکا کوئی کام کی چیز نہیں ہے۔ مغز ہی لیا جاتا ہے۔ بعض ایسے ہوتے ہیں کہ ان میں مغز رہتا ہی نہیں وہ مرغی کے ہوائی انڈوں کی طرح ہوتے ہیں جن میں نہ زردی ہوتی ہے نہ سفیدی۔ جو کسی کام نہیں آ سکتے۔ اور ردّی کی طرح پھینک دیئے جاتے ہیں ..... اسی طرح پر وہ انسان جو بیعت اور ایمان کا دعویٰ کرتا ہے اگر وہ ان دونوں باتوں کا مغز اپنے اندر نہیں رکھتا تو اسے ڈرنا چاہیئے کہ ایک وقت آتا ہے کہ وہ اس ہوائی انڈے کی طرح ذرا سی چوٹ سے چکنا چور ہو کر پھینک دیا جائے گا۔ اسی طرح جو بیعت اور ایمان کا دعویٰ کرتا ہے اس کو ٹٹولنا چاہیئے کہ کیا میں چھلکا ہی ہوں یا مغز؟ ..... پس نرے دعویٰ پر ہرگز کفایت نہ کرو اور خوش نہ ہو جاؤ۔ وہ ہرگز ہرگز فائدہ رساں چیز نہیں۔ جب تک انسان اپنے آپ پر بہت موتیں وارد نہ کرے اور بہت سی تبدیلیوں اور انقلابات میں سے ہو کر نہ نکلے وہ انسانیت کے اصل مقصد کو نہیں پا سکتا۔

(ملفوظات جلد ۲ صفحہ ۱۶۷)

الوہیت کی شاخ کی سرسبزی:

ہمارے ہاتھ پر بیعت تو یہی کی جاتی ہے کہ دین کو دنیا پر مقدم کروں گا۔ اور ایک شخص کو جسے خدا نے اپنا مامور کر کے دنیا میں بھیجا ہے ..... اپنا امام سمجھوں گا اس کے فیصلے پر ٹھنڈے دل اور انشراحِ قلب کے ساتھ رضامند ہو جاؤں گا۔ لیکن اگر کوئی شخص یہ عہد اور اقرار کرنے کے بعد بھی ہمارے کسی فیصلہ پر خوشی کے ساتھ رضامند نہیں ہوتا بلکہ اپنے سینہ میں کوئی رُوک اور اٹک پاتا ہے تو یقیناً کہنا پڑے گا کہ اس نے پورا عمل حاصل نہیں کیا۔ اور وہ اس اعلیٰ مقام پر نہیں پہنچا جو تبتل کا مقام کہلاتا ہے بلکہ اس کی راہ میں سوائے نفس اور دنیوی تعلقات کی روکیں اور زنجیریں باقی ہیں۔ اور ان حجابوں سے وہ باہر نہیں نکلا جن کو پھاڑ کر انسان اس درجہ کو حاصل کرتا ہے جب تک وہ دنیا کے درخت سے کاٹا جا کر الوہیت کی شاخ کے ساتھ ایک پیوند حاصل نہیں کرتے اس کی سرسبزی اور شادابی محال ہے دیکھو جب ایک درخت کی شاخ اس سے کاٹ دی جاوے تو وہ پھل پھول نہیں دے سکتی خواہ اسے پانی کے اندر ہی کیوں نہ رکھو اور ان تمام اسباب کو جو پہلی صورت میں اس کے لیے مایۂ حیات تھے استعمال کرو لیکن وہ کبھی بھی بار آور نہ ہوگی۔ اسی طرح پر جب تک ایک صادق کے ساتھ انسان کا پیوند قائم نہیں ہوتا وہ روحانیت کو جذب کرنے کی قوت نہیں پا سکتا جیسے وہ شاخ تنہا اور الگ ہو کر پانی سے سرسبز نہیں ہوتی اسی طرح پر یہ بے تعلق اور الگ ہو کر بار آور نہیں ہو سکتا۔ پس انسان کو متبتل ہونے کے لیے ایک قطع کی ضرورت بھی ہے اور ایک پیوند کی بھی۔

خدا کے ساتھ اسے پیوند کرنا اور دنیا اور اس کے تمام تعلقات اور جذبات سے الگ بھی ہونا پڑے گا مگر اس کا یہ مطلب نہیں ہوتا کہ وہ بالکل دنیا سے الگ رہ کر یہ تعلق اور پیوند حاصل کرے گا نہیں۔ بلکہ دنیا میں رہ کر پھر اس سے الگ رہے۔ یہی تو مردانگی اور شجاعت ہے اور الگ ہونے سے مراد یہ کہ دنیا کی تحریکیں اور جذبات اس کو اپنا زیرِ اثر نہ کریں اور وہ ان کو مقدم نہ کرے بلکہ خدا کو مقدم کرے۔ دنیا کی کوئی تحریک اور روک اس کی راہ میں نہ آوے اور اپنی طرف اس کو جذب نہ کر سکے۔

(ملفوظات جلد ۲ صفحہ ۲۵۹ تا صفحہ ۲۶۰)

بیعت سے خدا دل کا اقرار چاہتا ہے

اگر دنیا داروں کی طرح رہو گے تو اس سے کچھ فائدہ نہیں کہ تم نے میرے ہاتھ پر توبہ کی میرے ہاتھ پر توبہ کرنا ایک موت کو چاہتا ہے تا کہ تم نئی زندگی میں ایک اور پیدائش حاصل کرو۔

بیعت اگر دل سے نہیں تو کوئی نتیجہ اس کا نہیں۔ میری بیعت سے خدا دل کا اقرار چاہتا ہے۔ پس جو سچے دل سے مجھے قبول کرتا اور اپنے گناہوں سے سچی توبہ کرتا ہے غفور و رحیم خدا اس کے گناہوں کو ضرور بخش دیتا ہے اور وہ ایسا ہو جاتا ہے جیسے ماں کے پیٹ سے نکلا ہے تب فرشتے اس کی حفاظت کرتے ہیں ..... اب بہتر اور مناسب یہی ہے کہ تم اپنے آپ کو بدلا لو۔ اپنے اعمال میں اگر کوئی انحراف دیکھو تو اسے دور کرو تم ایسے ہو جاؤ کہ نہ مخلوق کا حق تم پر باقی رہے نہ خدا کا یاد رکھو جو مخلوق کا حق دباتا ہے اس کی دعا قبول نہیں ہوتی کیونکہ وہ ظالم ہے۔

(ملفوظات جلد ۳ صفحہ ۲۶۲-۲۶۳)

بیعت کے بعد تبدیلی ضروری ہے

یہ یاد رکھو کہ بیعت کے بعد تبدیلی کرنی ضروری ہوتی ہے۔ اگر بیعت کے بعد اپنی حالت میں تبدیلی نہ کی جاوے تو پھر استخفاف ہے بیعت بازیچۂ اطفال نہیں ہے درحقیقت وہی بیعت کرتا ہے جس کی پہلی زندگی پر موت وارد ہو جاتی ہے اور ایک نئی زندگی شروع ہو جاتی ہے۔ ہر ایک امر میں تبدیلی کرنی پڑتی ہے پہلے تعلقات معدوم ہو کر نئے تعلقات پیدا ہوتے ہیں ..... غرض اس سلسلہ میں جو ابتلاؤں کا سلسلہ ہوتا ہے بہت سی ٹھوکریں کھانی پڑتی ہیں اور بہت سی موتوں کو قبول کرنا پڑتا ہے۔ ہم قبول کرتے ہیں کہ ان انسانوں میں جو اس سلسلہ میں داخل ہوتے ہیں ان میں بعض بزدل بھی ہوتے ہیں شجاع بھی ہوتے ہیں۔ بعض ایسے بزدل ہوتے ہیں کہ صرف قوم کی کثرت کو دیکھ کر ہی الگ ہو جاتے ہیں۔ انسان بات کو تو پورا کر لیتا ہے۔ مگر ابتلاء کے سامنے ٹھہرنا مشکل ہے خداوند تعالیٰ فرماتا ہے

اَحَسِبَ النَّاسُ اَنْ یُّتْرَکُوْٓا اَنْ یَّقُوْلُوْٓا اٰمَنَّا وَھُمْ لَا یُفْتَنُوْنَ۔

یعنی کیا لوگ سمجھتے ہیں کہ ایمان لائیں اور امتحان نہ ہو۔ غرض امتحان ضروری شے ہے اس سلسلہ میں جو داخل ہوتا ہے وہ ابتلا سے خالی نہیں رہ سکتا۔ (ملفوظات جلد ۳ صفحہ ۳۲۹ تا صفحہ ۳۴۱)

بیعت کر کے صرف یہی نہ ماننا چاہیئے کہ یہ سلسلہ حق ہے ..... صرف ماننے سے اللہ تعالیٰ خوش نہیں ہوتا جب تک اچھے عملوں کی کوشش کرو کہ جب اس سلسلہ میں داخل ہوئے ہو تو نیک بنو۔ متقی بنو۔ ہر ایک بدی سے بچو۔ یہ وقت دعاؤں میں گزارو رات اور دن تضرع میں لگے رہو۔ جب ابتلاء کا وقت ہوتا ہے تو خدا تعالیٰ کا غضب بھی بھڑکا ہوا ہوتا ہے۔ ایسے وقت میں دعا تضرع، صدقہ و خیرات کرو۔ زبانوں کو نرم رکھو۔ استغفار کو اپنا معمول بناؤ نمازوں میں دعائیں کرو۔ مثل مشہور ہے کہ منتیں کرتا ہوا کوئی نہیں مرتا۔ نرا ماننا انسان کے کام نہیں آتا۔ اگر انسان مان کر پھر اسے پس پشت ڈال دے تو اسے فائدہ نہیں ہوتا۔ پھر اس کے بعد یہ شکایت کرنی کہ بیعت سے فائدہ نہیں ہوا بے سود ہے۔ خدا تعالیٰ صرف قول سے راضی نہیں ہوتا۔

(ملفوظات جلد ۴ صفحہ ۲۷۴)

بیعت کا اصل مدعا

اصل مدعا بیعت کا یہی ہے کہ توبہ کرو۔ استغفار کرو۔ نماز دل کو درست کر کے پڑھو۔ ناجائز کاموں سے بچو۔ میں جماعت کے لیے دعا کرتا رہتا ہوں مگر جماعت کو بھی چاہیئے کہ وہ خود بھی اپنے آپ کو پاک کرے ..... اللہ تعالیٰ لفظی بیعتوں کو پسند نہیں کرتا بلکہ وہ چاہتا ہے کہ جیسے بیعت کے وقت توبہ کرتے ہو۔ اسی توبہ پر قائم رہو اور ہر روز نئی توجہ پیدا کرو جو اس کے استحکام کا موجب ہو۔ (ملفوظات جلد ۵ صفحہ ۲۲۹ تا صفحہ ۲۳۰)

ہم کیوں کر خدا کو راضی کریں

عزیزاں بے خلوص و صدق نکشایند راہے را
مصفا قطرۂ باید کہ تا گوہر شود پیدا

اے میرے دوستو! جو میرے سلسلہ بیعت میں داخل ہو۔ خدا ہمیں اور تمہیں ان باتوں کی توفیق دے جن سے وہ راضی ہو جائے۔ آج تم تھوڑے ہو اور تحقیر کی نظر سے دیکھے گئے ہو اور ایک ابتلاء کا وقت تم پر ہے اسی سنت اللہ کے موافق جو قدیم سے جاری ہے۔ ہر ایک طرف سے کوشش ہوگی کہ تم ٹھوکر کھاؤ اور تم ہر طرح سے ستائے جاؤ گے اور طرح طرح کی باتیں تمہیں سننی پڑیں گی ..... اور کچھ آسمانی ابتلاء بھی تم پر آئیں گے تا تم ہر طرح سے آزمائے جاؤ۔ سو تم اس وقت سن رکھو کہ تمہارے فتح مند اور غالب ہو جانے کی یہ راہ نہیں کہ تم اپنی خشک منطق سے کام لو یا تمسخر کے مقابل پر تمسخر کی باتیں کرو۔ یا گالی کے مقابل پر گالی دو۔ کیونکہ اگر تم نے یہی راہیں اختیار کیں تو تمہارے دل سخت ہو جائیں گے اور تم میں صرف باتیں ہی باتیں ہوں گی جن سے خدا تعالیٰ نفرت کرتا ہے اور کراہت کی نظر سے دیکھتا ہے۔ سو تم ایسا نہ کرو کہ اپنے پر دو لعنتیں جمع کر لو ایک خلقت کی اور دوسری خدا کی بھی۔

یقیناً یاد رکھو کہ لوگوں کی لعنت اگر خدا تعالیٰ کی لعنت ساتھ نہ ہو کچھ بھی چیز نہیں۔ اگر خدا ہمیں نابود نہ کرنا چاہے تو ہم کسی سے نابود نہیں ہو سکتے۔ لیکن اگر وہی ہمارا دشمن ہو جائے تو کوئی ہمیں پناہ نہیں دے سکتا۔ ہم کیونکر خدا تعالیٰ کو راضی کریں اور کیونکر وہ ہمارے ساتھ ہو۔ اس کا اس نے مجھے بار بار یہی جواب دیا کہ تقویٰ سے۔ سو اے میرے پیارے بھائیو کوشش کرو تا متقی بن جاؤ۔ بغیر عمل کے سب باتیں ہیچ ہیں اور بغیر اخلاص کے کوئی عمل مقبول نہیں۔ سو تقویٰ یہی ہے کہ ان تمام نقصانوں سے بچ کر خدا تعالیٰ کی طرف قدم اٹھاؤ اور پرہیزگاری کی باریک راہوں کی رعایت رکھو۔

سب سے اوّل اپنے دلوں میں انکسار اور صفائی اور اخلاص پیدا کرو سچ مچ دلوں کے حلیم اور سلیم اور غریب بن جاؤ کہ ہر یک خیر اور شر کا بیج پہلے دل میں ہی پیدا ہوتا ہے اگر تیرا دل شر سے خالی ہے تو تیری زبان بھی شر سے خالی ہوگی اور ایسا ہی تیری آنکھ اور تیرے سارے اعضاء۔ ہر یک نور یا اندھیرا پہلے دل میں ہی پیدا ہوتا ہے اور پھر رفتہ رفتہ تمام بدن پر محیط ہو جاتا ہے۔

سو اپنے دلوں کو ہر دم ٹٹولتے رہو اور جیسے پان کھانے والا اپنے پانوں کو پھیرتا رہتا ہے اور ردّی ٹکڑے کو کاٹتا ہے اور پھر باہر پھینکتا ہے۔ اسی طرح تم بھی اپنے دلوں کے مخفی خیالات اور مخفی عادات اور مخفی جذبات اور مخفی ملکات کو اپنی نظر کے سامنے پھیرتے رہو اور جس خیال یا عادت یا ملکہ کو ردّی پاؤ اس کو کاٹ کر باہر پھینکو ایسا نہ ہو کہ وہ تمہارے سارے دل کو ناپاک کر دیوے اور پھر تم کاٹے جاؤ۔ پھر بعد اس کے کوشش کرو اور نیز خدا تعالیٰ سے قوت اور ہمت مانگو کہ تمہارے دلوں کے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پاک ارادے اور پاک خیالات اور پاک جذبات اور پاک خواہشیں تمہارے اعضاء اور تمہارے قویٰ کے ذریعہ سے ظہور پذیر اور تکمیل پذیر ہوں تا تمہاری نیکیاں کمال تک پہنچیں۔ کیونکہ جو بات دل سے نکلے اور دل تک ہی محدود رہے وہ تمہیں کسی مرتبہ تک نہیں پہنچا سکتی۔ خدا تعالیٰ کی عظمت اپنے دلوں میں بٹھاؤ اور اس کے جلال کو اپنی آنکھوں کے سامنے رکھو۔ اور یاد رکھو کہ قرآن کریم میں پانسو کے قریب حکم ہیں اور اس نے تمہارے ہر یک عضو اور ہر یک قوت اور ہر یک وضع اور ہر یک حالت اور ہر ایک عمر اور ہر یک مرتبۂ فہم اور مرتبۂ فطرت اور مرتبۂ سلوک اور مرتبۂ انفراد اور اجتماع کے لحاظ سے ایک نورانی دعوت تمہاری کی ہے سو تم اس دعوت کو شکر کے ساتھ قبول کرو اور جسقدر کھانے تمہارے لیے تیار کیے گئے ہیں وہ سارے کھاؤ اور سب سے فائدہ حاصل کرو۔ جو شخص ان سب حکموں میں سے ایک کو بھی ٹالتا ہے میں سچ سچ کہتا ہوں کہ وہ عدالت کے دن مواخذہ کے لائق ہوگا۔

اگر نجات چاہتے ہو تو دین العجائز اختیار کرو اور مسکینی سے قرآن کریم کا جوا اپنی گردنوں پر اٹھاؤ کہ شریر ہلاک ہوگا اور سرکش جہنم میں گرایا جائے گا۔ پر جو عزیزی سے گردن جھکاتا ہے وہ موت سے بچ جائے گا۔ دنیا کی خوشحالی کی شرطوں سے خدا تعالیٰ کی عبادت مت کرو کہ ایسے خیال کے لیے گڑھا درپیش ہے بلکہ تم اس لیے اس کی پرستش کرو کہ پرستش ایک حق خالق کا تم پر ہے۔ چاہیئے پرستش ہی تمہاری زندگی ہو جائے اور تمہاری نیکیوں کی فقط یہی غرض ہو کہ وہ محبوب حقیقی اور محسن حقیقی راضی ہو جاوے۔ کیونکہ جو اس سے کمتر خیال ہے وہ ٹھوکر کی جگہ ہے خدا بڑی دولت ہے اس کے پانے کے لیے مصیبتوں کے لیے تیار ہو جاؤ۔ وہ بڑی مراد ہے اس کو حاصل کرنے کے لیے جانوں کو فدا کرو۔ عزیزو! خدا تعالیٰ کے حکموں کو بے قدری سے نہ دیکھو۔ موجودہ فلسفہ کی زہر تم پر اثر نہ کرے۔ ایک بچے کی طرح بن کر اس کے حکموں کے نیچے چلو۔ نماز پڑھو نماز پڑھو کہ وہ تمام سعادتوں کی کنجی ہے۔ اور جب تو نماز کے لیے کھڑا ہو تو ایسا نہ کر کہ گویا تو ایک رسم ادا کر رہا ہے۔ بلکہ نماز سے پہلے جیسے وضو کرتے ہو ایسا ہی ایک باطنی وضو بھی کرو اور اپنے اعضاء کو غیر اللہ کے خیال سے دھو ڈالو۔ تب ان دونوں وضوؤں کے ساتھ کھڑے ہو جاؤ۔ اور نماز میں بہت دعا کرو اور رونا اور گڑگڑانا اپنی عادت کرو تا تم پر رحم کیا جائے۔

سچائی اختیار کرو۔ سچائی اختیار کرو کہ وہ دیکھ رہا ہے کہ تمہارے دل کیسے ہیں۔ کیا انسان اس کو بھی دھوکہ دے سکتا ہے۔ کیا اس کے آگے بھی مکاریاں پیش جاتی ہیں۔ نہایت بدبخت آدمی اپنے فاسقانہ افعال اس حد تک پہنچاتا ہے کہ گویا خدا نہیں تب وہ بہت جلد ہلاک کیا جاتا ہے اور خدا تعالیٰ کو اس کی کچھ پرواہ نہیں ہوتی۔

عزیزو! اس دنیا کی مجسم و منطق ایک شیطان ہے اور اس دنیا کا خالی فلسفہ ایک ابلیس ہے جو ایمانی نور کو نہایت درجہ گھٹا دیتا ہے اور بے باکیاں پیدا کرتا ہے اور قریب قریب دہریت کے پہنچاتا ہے۔ سو تم اس سے اپنے تئیں بچاؤ اور ایسا دل پیدا کرو جو غریب اور مسکین ہو اور بغیر چون چرا کے حکموں کو ماننے والے ہو جاؤ جیسا کہ بچہ اپنی والدہ کی باتوں کو مانتا ہے۔

قرآن کریم کی تعلیمیں تقویٰ کے اعلیٰ درجہ تک پہنچانا چاہتی ہیں ان کی طرف کان دھرو اور ان کے موافق اپنے تئیں بناؤ۔

قرآن شریف انجیل کی طرح تمہیں صرف یہ نہیں کہتا کہ نامحرم عورتوں یا ایسوں کو جو عورتوں کی طرح محل شہوت ہو سکتے ہیں شہوت کی نظر سے مت دیکھو بلکہ اس کا اصل تعلیم کا منشاء یہ ہے کہ تو بغیر ضرورت نامحرم کی طرف نظر مت اٹھا نہ شہوت سے اور نہ بغیر شہوت۔ بلکہ چاہیئے کہ تو آنکھیں بند کر کے اپنے تئیں ٹھوکر سے بچاوے تا تیری دلی پاکیزگی میں کچھ فرق نہ آوے۔ سو تم اپنے مولیٰ کے اس حکم کو خوب یاد رکھو اور آنکھوں کے زنا سے اپنے تئیں بچاؤ اور اس ذات کے غضب سے ڈرو جس کا غضب ایک دم میں ہلاک کر سکتا ہے۔ قرآن شریف یہ بھی فرماتا ہے کہ تو اپنے کانوں کو بھی نامحرم عورتوں کے ذکر سے بچا اور ایسا ہی ہر یک ناجائز ذکر سے مجھے اس وقت اس نصیحت کی حاجت نہیں کہ تم خون نہ کرو۔ کیونکہ بجز نہایت شریر آدمی کے کون ناحق کے خون کی طرف قدم اٹھاتا ہے۔ مگر میں کہتا ہوں کہ ناانصافی پر ضد کر کے سچائی کا خون نہ کرو۔ حق کو قبول کرو اگرچہ ایک بچہ سے اور اگر مخالف کی طرف حق پاؤ تو پھر فی الفور اپنی خشک منطق کو چھوڑ دو۔ سچ پر ٹھہر جاؤ اور سچی گواہی دو۔ جیسا کہ اللہ جل شانہٗ فرماتا ہے۔

فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْاَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ

یعنی بتوں کی پلیدی سے بچو اور جھوٹ سے بھی کہ وہ بت سے کم نہیں۔ جو چیز قبلہ حق سے تمہارا منہ پھیرتی ہے وہی تمہاری راہ میں بت ہے۔ سچی گواہی دو اگرچہ تمہارے باپوں یا بھائیوں یا دوستوں پر ہو۔ چاہیئے کہ کوئی عداوت بھی تمہیں انصاف سے مانع نہ ہو۔

باہم بخل اور کینہ اور حسد اور بغض اور بے مہری چھوڑ دو۔ اور ایک ہو جاؤ۔ قرآن شریف کے بڑے حکم دو ہی ہیں۔ ایک توحید و محبت و اطاعت باری عزاسمہٗ۔ دوسری ہمدردی اپنے بھائیوں اور اپنے بنی نوع کی اور ان حکموں کو اس نے تین درجہ پر منقسم کیا ہے جیسا کہ استعدادیں بھی تین ہی قسم کی ہیں اور وہ آیت کریمہ یہ ہے

اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَآءِ ذِی الْقُرْبٰی۔

پہلے طور پر اس آیت کے یہ معنے ہیں کہ تم اپنے خالق کے ساتھ اس کی اطاعت میں عدل کا طریق مرعی رکھو ظالم نہ بنو پس جیسا کہ درحقیقت بجز اس کے کوئی بھی پرستش کے لائق نہیں۔ کوئی بھی محبت کے لائق نہیں۔ کوئی بھی توکل کے لائق نہیں۔ کیونکہ بوجہ خالقیت اور قیومیت و ربوبیت خاصہ کے ہر یک حق اسی کا ہے۔ اسی طرح تم بھی اس کے ساتھ کسی کو اس کی پرستش میں اور اس کی محبت میں اور اس کی ربوبیت میں شریک مت کرو۔ اگر تم نے اس قدر کر لیا تو یہ عدل ہے جس کی رعایت تم پر فرض تھی۔

پھر اگر اس پر ترقی کرنا چاہو تو احسان کا درجہ ہے اور وہ یہ ہے کہ تم اس کی عظمتوں کے ایسے قائل ہو جاؤ اور اس کے آگے اپنی پرستشوں میں ایسے متادب بن جاؤ اور اس کی محبت میں ایسے کھوئے جاؤ کہ گویا تم نے اس کی عظمت اور جلال اور اس کے حسن لازوال کو دیکھ لیا ہے۔

بعد اس کے ایتاء ذی القربیٰ کا درجہ ہے اور وہ یہ ہے کہ تمہاری پرستش اور تمہاری محبت اور تمہاری فرمانبرداری سے بالکل تکلف اور تصنع دور ہو جائے اور تم اس کو ایسے جگری تعلق سے یاد کرو کہ جیسے مثلاً اپنے باپوں کو یاد کرتے ہو اور تمہاری محبت اس سے ایسی ہو جائے کہ جیسے مثلاً بچہ اپنی پیاری ماں سے محبت رکھتا ہے۔

اور دوسرے طور پر جو ہمدردی بنی نوع سے متعلق ہے اس آیت کے یہ معنے ہیں کہ اپنے بھائیوں اور بنی نوع سے عدل کرو اور اپنے حقوق سے زیادہ ان سے کچھ تعرض نہ کرو اور انصاف پر قائم رہو۔ اور اگر اس درجہ سے ترقی کرنی چاہو تو اس سے آگے احسان کا درجہ ہے اور وہ یہ ہے کہ تو اپنے بھائی کی بدی کے مقابل نیکی کرے اور اس کی آزار کی عوض میں تو اس کو راحت پہنچاوے۔ اور مروت اور احسان کے طور پر دستگیری کرے۔

پھر بعد اس کے ایتاء ذی القربیٰ کا درجہ ہے اور وہ یہ ہے کہ تو جس قدر اپنے بھائی سے نیکی کرے یا جس قدر بنی نوع کی خیر خواہی بجا لاوے اس سے کوئی اور کسی قسم کا احسان منظور نہ ہو بلکہ طبعی طور پر بغیر پیش نہاد کسی غرض کے وہ تجھ سے صادر ہو جیسی شدت قرابت کے جوش سے ایک خویش دوسرے خویش کے ساتھ نیکی کرتا ہے۔ سو یہ اخلاقی ترقی کا آخری کمال ہے کہ ہمدردی خلائق میں کوئی نفسانی مطلب یا مدعا یا غرض درمیان نہ ہو بلکہ اخوت و قرابت انسانی کا جوش اس اعلیٰ درجہ پر نشوونما پا جائے کہ خود بخود بغیر کسی تکلف کے اور بغیر پیش نہاد رکھنے کسی قسم کی شکرگزاری یا دعا یا اور کسی قسم کی پاداش کے وہ نیکی فقط فطرتی جوش سے صادر ہو۔

عزیزو! اپنے سلسلہ کے بھائیوں سے جو میری اس کتاب میں درج ہیں باستثناء اس شخص کے کہ بعد اس کے خدا تعالیٰ اس کو رد کر دیوے خاص طور سے محبت رکھو اور جب تک کسی کو تم دیکھو کہ وہ اس سلسلہ سے کسی مخالفانہ فعل یا قول سے باہر ہو گیا تب تک اس کو اپنا ایک عضو سمجھو۔ لیکن جو شخص مکاری سے زندگی بسر کرتا ہے اور اپنی بدعہدیوں یا کسی قسم کے جور و جفا سے اپنے کسی بھائی کو آزار پہنچاتا ہے یا وساوس و حرکات مخالف عہد بیعت سے باز نہیں آتا وہ اپنی بدعملی کی وجہ سے اس سلسلہ سے باہر ہے اس کی پرواہ نہ کرو۔ (ازالہ اوہام صفحہ ۸۲۵ تا صفحہ ۸۳۵)

بیعت کی غرض تقویٰ

یاد رکھنا چاہیئے کہ بیعت اس غرض سے ہے کہ تا وہ تقویٰ کہ جو اوّل حالت میں تکلف اور تصنع سے اختیار کی جاتی ہے دوسرا رنگ پکڑے اور ببرکت توجہ صادقین وجذبہ کاملین طبیعت میں داخل ہو جائے اور اس کا جزو بن جائے۔ اور مشکوٰۃ نور دل میں پیدا ہو جائے کہ جو عبودیت اور ربوبیت کے باہم تعلق شدید سے پیدا ہوتا ہے جس کو متصوفین دوسرے لفظوں میں روح قدس بھی کہتے ہیں جس کے پیدا ہونے کے بعد خدا تعالیٰ کی نافرمانی ایسی بالطبع معلوم ہوتی ہے جیسی وہ خود خدا تعالیٰ کی نظر میں بری و مکروہ ہے اور نہ صرف خلق اللہ سے انقطاع میسر آتا ہے بلکہ بجز خالق و مالک حقیقی ہر یک موجود کو کالعدم سمجھ کر فنا نظری کا درجہ حاصل ہوتا ہے۔

(ازالہ اوہام صفحہ ۸۷۵ حاشیہ)

یاد رکھنا چاہیئے کہ بیعت اس غرض سے ہے کہ تا وہ تقویٰ جو اوّل حالت میں تکلف اور تصنع سے اختیار کی جاتی ہے دوسرا رنگ پکڑے اور ببرکت توجہ صادقین وجذبہ کاملین طبیعت میں داخل ہو جائے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور اس کا جز بن جائے۔ اور وہ پُرشکوہ نور دل میں پیدا ہو جائے کہ جو عبودیت اور ربوبیت کے باہم تعلق شدید سے پیدا ہوتا ہے۔

(مجموعہ اشتہارات جلد ۱ صفحہ ۱۵۱)

بیعت سے غرض معارف حقہ اور برکات کاملہ حاصل کرنا!

سو بیعت سے یہ غرض ہے کہ بیعت کرنے والا اپنے نفس کو مع اس کے تمام لوازم کے ایک رہبر کے ہاتھ میں اس غرض سے بیچے کہ تا اس کے عوض میں وہ معارف حقہ اور برکات کاملہ حاصل کرے جو موجب معرفت اور نجات اور رضامندی باری تعالےٰ ہوں ..... بیعت سے اصل مدعا یہ ہے کہ اپنے نفس کو اپنے رہبر کی غلامی میں دے کر وہ علوم اور معارف اور برکات اس کے عوض میں لیوے جن سے ایمان قوی ہو اور معرفت بڑھے اور خدا تعالےٰ سے صاف تعلق پیدا ہو اور اسی طرح دنیوی جہنم سے رہا ہو کر آخرت کے دوزخ سے مخلصی نصیب ہو۔ اور دنیوی نابینائی سے شفا پا کر آخرت کی نابینائی سے بھی امن حاصل ہو ....

..... عزیزمن! ہم تو معارف و حقائق و آسمانی برکات کے بھوکے اور پیاسے ہیں اور ایک سمندر بھی پی کر سیر نہیں ہو سکتے۔ پس اگر ہمیں کوئی اپنی غلامی میں لینا چاہے تو یہ بہت سہل طریق ہے کہ بیعت کے اصل مفہوم اور اس کی اصل فلاسفی کو ذہن میں رکھ کر یہ خرید و فروخت ہم سے کرے اور اگر اس کے پاس ایسے حقائق و معارف اور آسمانی برکات ہوں جو ہمیں نہیں دیئے گئے۔ اور یا اس پر وہ قرآنی علوم کھولے گئے ہوں جو ہم پر نہیں کھولے گئے۔ تو بسم اللہ وہ بزرگ ہماری غلامی اور اطاعت کا ہاتھ لیوے۔ اور وہ روحانی معارف اور قرآنی حقائق اور آسمانی برکات ہمیں عطا کرے۔

(ضرورۃ الامام صفحہ ۲۶)

نرمی کرو اور دعا میں لگے رہو اور سچی توبہ کو اپنا شفیع ٹھہراؤ اور زمین پر آہستگی سے چلو۔ خدا کسی قوم کا رشتہ دار نہیں ہے۔ اگر تم نے اس کی جماعت کہلا کر تقویٰ اور طہارت کو اختیار نہ کیا اور تمہارے دلوں میں خوف اور خشیت پیدا نہ ہوا تو یقیناً سمجھو کہ خدا تمہیں مخالفوں سے پہلے ہلاک کرے گا کیونکہ تمہاری آنکھ کھولی گئی اور پھر بھی تم سو گئے۔

اور یہ مت خیال کرو کہ خدا کو تمہاری کچھ حاجت ہے۔ اگر تم اس کے حکموں پر نہیں چلو گے۔ اگر تم اس کے حدود کی عزت نہیں کرو گے تو وہ تمہیں ہلاک کرے گا۔ اور ایک قوم تمہارے عوض لائے گا۔ جو اس کے حکموں پر چلے گی.....

میرے آنے کی اصل غرض یہ ہے کہ تا (.....) خالص توحید پر قائم ہو جائیں۔ اور ان کو خدا تعالےٰ سے تعلق پیدا ہو جائے اور ان کی نمازیں اور عبادتیں ذوق اور احسان سے ظاہر ہوں اور ان کے اندر سے ہر ایک قسم کا گند نکل جائے۔

(اشتہار ۸ اکتوبر ۱۹۰۵ء مندرج مجموعہ اشتہارات جلد دہم صفحہ ۱۰۴، ۱۰۵)

محض سلسلہ میں داخل ہونا کافی نہیں:۔

توبہ کرو اور پاک اور کامل ایمان اپنے دلوں میں پیدا کرو اور ٹھٹھا کرنے والوں کی مجلسوں میں مت بیٹھو تا تم پر رحم ہو۔ یہ مت خیال کرو کہ ہم اس سلسلہ میں داخل ہیں۔ میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ ہر ایک جو بچایا جائے گا اپنے کامل ایمان سے بچایا جائے گا۔ کیا تم ایک دانہ سے سیر ہو سکتے ہو یا ایک قطرہ پانی کا تمہاری پیاس بجھا سکتا ہے۔ اسی طرح ناقص ایمان تمہاری رُوح کو کچھ بھی فائدہ نہیں دے سکتا۔ آسمان پر وہی مومن لکھے جاتے ہیں جو وفاداری سے اور صدق سے اور کامل استقامت سے اور فی الحقیقت خدا کو سب چیز پر مقدم رکھنے سے اپنے ایمان پر مہر لگاتے ہیں۔ میں سخت دردمند ہوں کہ میں کیا کروں اور کس طرح ان باتوں کو تمہارے دل میں داخل کر دوں اور کس طرح تمہارے دلوں میں ہاتھ ڈال کر گند نکال دوں۔ ہمارا خدا نہایت کریم و رحیم اور وفادار خدا ہے۔ لیکن اگر کوئی شخص کوئی حصہ خباثت کا اپنے دل میں رکھتا ہے اور عملی طور پر اپنا پورا صدق نہیں دکھلاتا تو وہ خدا کے غضب سے بچ نہیں سکتا۔ سو تم اگر پوشیدہ بیج خیانت کا اپنے اندر رکھتے ہو تو تمہاری خوشی عبث ہے ..... کیا خوش نصیب وہ شخص ہے جو میری بات پر ایمان لاوے اور اپنے اندر تبدیلی پیدا کرے اور کیا بدنصیب وہ شخص ہے جو بڑھ بڑھ کے دعوےٰ کرتا ہے کہ میں اس جماعت میں داخل ہوں مگر خدا اس کے دل کو ناپاک اور دنیا سے آلودہ اور خباثتوں سے پُر دیکھتا ہے اور اس کے بعد تم لوگوں سے جھگڑا مت کرو اور دعا میں مشغول رہو۔ ٹھٹھے اور ہنسی سے پرہیز کرو اور کسی کو دکھ مت دو۔ اور ڈرتے رہو جب تک کہ وہ خوفناک دن آوے جس کا وعدہ دیا گیا ہے ..... نیکی کرو۔ بھلائی کرو۔ صدقہ دو۔ راتوں کو اُٹھ کر اپنے یگانہ خدا کو یاد کرو۔ اور اگر گالیوں کا پہاڑ بھی تم پر ٹوٹ پڑے تو ان کی طرف نظر اٹھا کر مت دیکھو۔ خدا کے غضب کے دن سے فرشتے بھی کانپتے ہیں۔ سو تم ڈرتے رہو ان اللہ مع الذین اتقو والذین ھم محسنون۔ والسلام علیٰ من اتبع الھدیٰ۔

(اشتہار ۲ مارچ ۱۹۰۶ء مندرجہ مجموعہ اشتہارات جلد دہم صفحہ ۱۰۶ تا ۱۰۸)

شرائط بیعت:۔

اوّل:۔ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے۔ شرک سے مجتنب رہے گا۔

دوم:۔ یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور ہر ایک فسق و فجور اور ظلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہے گا۔ اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہیں ہوگا۔ اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔

سوم:۔ یہ کہ بلا ناغہ پنج وقتہ نماز موافق حکم خدا اور رسولؐ کے ادا کرتا رہے گا۔ اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کرے گا اور دلی محبت سے خدا تعالےٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنا لے گا۔

چہارم:۔ یہ کہ عام خلق اللہ کو ..... اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دے گا۔ نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔

پنجم:۔ یہ کہ ہر حال رنج اور راحت اور عُسر اور یُسر اور نعمت اور بلا میں خدا تعالےٰ کے ساتھ وفاداری کرے گا۔ اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا۔ اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں تیار رہے گا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیرے گا۔ بلکہ آگے قدم بڑھائے گا۔

ششم:۔ یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائے گا۔ اور قرآن شریف کی حکومت بکلّی اپنے سر پر قبول کرے گا۔ اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دے گا۔

ہفتم:۔ یہ کہ تکبّر اور نخوت کو بکلّی چھوڑ دے گا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کرے گا۔

ہشتم:۔ یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی ..... کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھے گا۔

نہم:۔ یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہے گا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائے گا۔

دہم:۔ یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہے گا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں نہ پائی جاتی ہو۔

یہ وہ شرائط ہیں کہ جو بیعت کرنے والوں کے لئے ضروری ہیں .....

... اس عاجز کی طبیعت اس بات سے کراہت کرتی رہی کہ ہر قسم کے رطب و یابس لوگ اس بیعت میں داخل ہو جائیں اور دل یہ چاہتا رہا کہ اس مبارک سلسلہ میں وہی مبارک لوگ داخل ہوں جن کی فطرت میں وفاداری کا مادہ ہے اور جو بچے اور سریع التغیّر اور مغلوب شک نہیں ہیں۔

..... (اشتہار ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء مجموعہ اشتہارات جلد ۱ صفحہ ۱۴۶، ۱۴۷)

اخبار احمدیہ: (بقیہ صفحہ اوّل)

بیمار ہیں۔ آج کل طبیعت زیادہ ناساز ہے۔ احباب کرام کی خدمت میں خصوصی دعا کی درخواست ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مضمون نویسی کا شاندار مقابلہ

۳۷½ ہزار روپے کے ۱۲ انعامات

کمپیوٹر سوسائٹی آف پاکستان کراچی کی طرف سے مضمون نویسی کے ایک مقابلہ کا اعلان کیا گیا ہے۔ عنوانات درج ذیل ہیں:۔

(1) My understanding of a computer.
(2) How can computer help you in your career.
(3) How would you use computers to help your country.
(4) How can computer technology benifit the third world.
(5) What should be the future plans for effective computerisation in the country.
(6) Topic of your choice, but specially related to computers and their applications in a developing country.

ان مقابلوں کے لئے مندرجہ ذیل معیار ہوں گے۔

۱۔ جماعت دہم تک کے طلباء کے لئے صرف ۱ اور ۲ عنوانات ہوں گے۔ انعامات بالترتیب دو ہزار ایک ہزار اور پانچ سو ہوں گے۔

۲۔ کالجز یونیورسٹیز کے طلباء و طالبات کے لئے تمام موضوعات۔ انعامات تین ہزار دو ہزار اور ایک ہزار

۳۔ کمپیوٹر کے شعبہ سے متعلق افراد کے لئے ۱ اور ۲ کے علاوہ تمام موضوعات انعامات دس ہزار۔ پانچ ہزار اور تین ہزار

۴۔ عوام الناس کے لئے تمام موضوعات انعامات۔ پانچ ہزار۔ تین ہزار اور دو ہزار

کمپیوٹر سوسائٹی آف پاکستان کی ایک اعلیٰ رکنی کمیٹی تمام مضامین کا جائزہ لے گی اور اس کا فیصلہ حتمی ہوگا۔

مضامین ایک ہزار سے پندرہ سو الفاظ پر مشتمل ہونے چاہئیں۔
(درجہ اول کے لئے ۵۰۰ سے ۱۰۰۰ تک الفاظ)

یہ مضامین انگریزی یا اردو میں سے کسی زبان میں بھی لکھے جا سکتے ہیں۔ لفافے کے اوپر Nation Wide Essay Compitition اور اپنا درجہ Category ضرور لکھیں۔ مضامین علمی تجاویز پر مشتمل ہونے چاہئیں۔ مضامین بھیجنے کی آخری تاریخ ۱۵ نومبر ۱۹۸۴ء ہے۔ اپنا مکمل پتہ اور ایک عدد تصویر ساتھ بھجوانی نہ بھولیں۔ مضامین بھیجنے کے لئے مندرجہ ذیل پتہ ہے۔

کمپیوٹر سوسائٹی آف پاکستان پوسٹ آفس بکس ۸۹۱۲
تیسری منزل۔ عظمیٰ کورٹ۔ گلشن کلفٹن۔ کراچی۔

اصلی شہ زور اور بہادر کون ہے

ہماری جماعت میں شہ زور اور پہلوانوں کی طاقت رکھنے والے مطلوب نہیں بلکہ ایسی قوت رکھنے والے مطلوب ہیں جو تبدیل اخلاق کے لئے کوشش کرنے والے ہوں یہ ایک امر واقعی ہے کہ وہ شہ زور اور طاقت والا نہیں جو پہاڑ کو جگہ سے ہٹا سکے۔ نہیں نہیں اصل بہادر وہی ہے جو تبدیل اخلاق پر مقدرت پا دے۔ پس یاد رکھو کہ ساری ہمت اور قوت تبدیل اخلاق پر صرف کرو کیوں یہی حقیقی قوت اور دلیری ہے"

(تقریر دلپذیر جلسہ سالانہ ۱۸۹۷ء از کتاب الفاتح قدسیہ صفحہ ۱۳۳)

(ہدایت تعلیم۔ مجلس انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بچوں کی تربیت کس طرح فرماتے تھے

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی مصلح موعود نور اللہ مرقدہٗ فرماتے ہیں:۔

"مجھے افسوس کے ساتھ اس امر کا اظہار کرنا پڑتا ہے کہ اس معاملہ میں ہماری آئندہ نسل میں بہت بڑی کمزوری پائی جاتی ہے۔ اور مجھے افسوس ہے کہ بعض افراد کے دل میں یہ خیال بیٹھا ہوا ہے۔ بچوں کی بڑے ہو کر خود بخود اصلاح ہو جائے گی۔ ان کا بچہ اگر کوئی غلطی کرتا ہے تو وہ کہہ دیتے ہیں۔ خیر ہے بچہ ہے۔ بڑا ہو کر سمجھ جائے گا۔ یہ ایک ایسا ناقص اور پاجی خیال ہے کہ اس سے بڑھ کر اور کوئی غلط خیال نہیں ہو سکتا اور پھر یہ خیال ان کے دل میں ایسی جڑ پکڑ گیا ہے کہ نکلنے میں نہیں آتا۔ میں پوچھتا ہوں۔ کیا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر ہمیں اپنی اولاد پیاری ہو سکتی ہے۔ آپؐ کی نرینہ اولاد نہ تھی۔ اور یہ ایک طبعی امر ہے۔ جب کسی کی اپنی نرینہ اولاد نہ ہو تو اس کو اپنے نواسوں سے بہت محبت ہوتی ہے۔ پس ایک تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نرینہ اولاد نہ تھی۔ اس لئے طبعاً آپؐ کو اپنے نواسے بہت پیارے تھے دوسرے اس لئے بھی کہ وہ حضرت فاطمہؓ کے بطن سے تھے جو آپؐ کو بہت پیاری تھیں۔ پھر اس لئے بھی کہ وہ حضرت علیؓ کے بچے تھے جو آپؐ کو بہت عزیز تھے۔ ..... مگر باوجود اس محبت کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ خیال نہ فرمایا کہ انہیں بچپن میں سکھانے کی ضرورت نہیں۔ یہ جب بڑے ہوں گے تو خود ان کی اصلاح ہو جائے گی۔ بلکہ بچپن میں اس بات کا خیال رکھا۔ چنانچہ ایک دفعہ آپؐ کے پاس صدقے کی کچھ کھجوریں آئیں۔ ان میں سے ایک کھجور امام حسنؓ نے اٹھا کر منہ میں ڈال لی۔ آپؐ نے یہ دیکھ کر خاموشی اختیار نہیں کی اور صرف اتنا ہی نہ کیا کہ کھجور ان کے منہ سے نکلوا دی بلکہ ان کے منہ میں انگلی ڈال کر کھجور کے چھوٹے چھوٹے ذرات بھی نکال دیئے۔

میں سمجھتا ہوں۔ آج اگر کوئی شخص ایسا معاملہ اپنے بچے سے کرے تو کئی لوگ ایسے ہوں گے جو کہہ دیں گے۔ جی بچہ تھا۔ ایک کھجور منہ میں ڈال لی تو کیا حرج ہو گیا۔ مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے نواسے کے منہ میں انگلی ڈال کر کھجور کے ذرے نکالے۔ اس سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ امام حسینؓ روتے اور ضد کرتے ہوں گے مگر آپؐ نے اس کی کچھ پرواہ نہ کرتے ہوئے ان کے منہ میں انگلی ڈال کر کھجور کے ذرات تک نکال ڈالے اور یہ تھپڑ مارنے سے کم نہیں ہے۔ پھر ان کی اسی عمر کا واقعہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ اپنے آگے سے کھانا نہیں کھا رہے تھے۔ جس پر آپؐ نے فرمایا۔ اپنے آگے سے لو اور داہنے ہاتھ سے کھاؤ۔ کل بیمینک وممّا یلیک۔ یہ اڑھائی سال کی تربیت کا واقعہ ہے۔ جس سے یہ بھی پتہ لگتا ہے کہ کس عمر سے بچے کی تربیت کا زمانہ شروع ہوتا ہے۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اڑھائی برس کی عمر میں اپنے نواسے کی تربیت کی ہے اور اس کی حرکات کی نگرانی کی ہے تو کیا ہمارے نرالے بچے ہیں کہ ان کی نگرانی نہ کی جائے۔ اور یہ کہہ کر چھوڑ دیا جائے کہ بچہ ہے ناسمجھ ہے۔ بڑا ہو کر سمجھ جائے گا۔ اگر یہ عمر سمجھنے کی نہ ہوتی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی اپنے نواسے کے متعلق ایسا ہی کہہ دیتے۔ مگر آپ نے اس کو ٹوکا اور اس کی حرکت کو نظر انداز نہیں کیا۔"

(خطبات محمود جلد دوم (عیدالاضحیہ) صفحہ ۸۶)

(مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد ربوہ)

وقفِ جدید اور احمدی بچے

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث چندہ وقفِ جدید کے متعلق اپنی ایک خواہش بیان فرماتے ہیں:۔

"اس چندہ (وقفِ جدید۔ ناقل) کا ایک حصہ میں نے احمدی بچوں اور بچیوں کی تربیت کی غرض سے ان کے ذمہ لگایا تھا۔ میں چاہتا ہوں کہ کوئی احمدی بچہ اور بچی ایسی نہ رہے جو اپنی خوشی سے رضاکارانہ طور پر اپنی جیب خرچ میں سے تھوڑی رقم بچا کر اس تحریک میں پیش نہ کرے۔"

(سیکرٹری وقفِ جدید اطفال الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دعائیہ فہرست مجالس انصاراللہ

ہر سال مرکزی سالانہ اجتماع کے دوسرے روز تک سو فیصد بجٹ ادا کرنے والی مجالس کی فہرست بغرض دعا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں پیش کی جاتی رہی ہے۔ امسال چونکہ ابھی تک اجتماع کے انعقاد کی اجازت نہیں ملی اس لئے جو مجالس سالانہ اجتماع پر ادائیگی کیا کرتی ہیں ان کی سہولت کے لئے ۱۵ نومبر تک تاریخ بڑھا دی گئی ہے جو مجالس ۱۵ نومبر ۱۹۸۴ء تک اپنے بجٹ سو فیصد ادا کر دیں گی ان کی مجالس کے نام بغرض دعا انشاء اللہ تعالیٰ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں پیش کئے جائیں گے۔ تمام زعماء صاحبان اپنی اپنی مجلس کو اس دعائیہ فہرست میں شامل کرنے کی بھرپور سعی فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ حامی و ناصر ہو آمین!

(قائد مال مجلس انصاراللہ مرکزیہ ربوہ)

الفضل کی اشاعت میں اضافہ کے لیے حضور ایدہ اللہ کا ارشاد

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ سالانہ ۱۹۸۲ء کے موقع پر فرمایا:-

"الفضل بہت کم چھپ رہا ہے۔ الفضل کو اپنی اشاعت بڑھانے کی طرف توجہ کرنی چاہیے۔ اتنی بڑی جماعت کے لئے تو چار ہزار کوئی حیثیت ہی نہیں رکھتا۔ یہ اخبار ساری دنیا میں جانا چاہیئے۔ دنیا میں جو پاکستانی اردو دان ہیں ان کو یہ اخبار خواہ مہینے کے بعد بھی ملے تب بھی اس کی حیثیت ایک عام اخبار کی حیثیت سے ہی نہیں۔ یہ اس نوعیت کا اخبار ہے کہ مہینے کے بعد بھی نظر کے سامنے آئے تو اچھا لگتا ہے۔ اور پھر سلسلہ کے ساتھ رابطہ قائم رکھنے میں یہ بڑا اہم کردار ادا کر رہا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس کی اشاعت آسانی کے ساتھ دس ہزار تک پہنچائی جا سکتی ہے"

تقریر جلسہ سالانہ ۱۹۸۲ء

(بحوالہ الفضل ۲۱ مئی ۱۹۸۳ء)

"بجٹ ایک آنہ فی روپیہ کے لحاظ سے ہو اور سارے کے سارے افراد ہر لحاظ سے خواہ دہند ہوں یا نادہند"

(ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثانی۔ شوریٰ ۳۵ء)

درخواست ہائے دعا

(۱) خاکسار کے سب سے چھوٹے بچے عزیزی محمد مقصود اقبال کا سکوٹر کا ایکسیڈنٹ ہونے سے دائیں گھٹنے پر بہت چوٹ آئی ہے چلنا پھرنا بھی سخت مشکل ہے۔ نیز خاکسار بھی بہت کمزوری کا شکار ہے کھانا صرف ہلکی غذا تک محدود ہے۔ دوران سر بھی جاری ہے۔ احباب کرام سے ہم دونوں کی کامل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(غلام محمد ثالث ۴-I وحدت کالونی لاہور)

(۲) مکرم چوہدری ظفر احمد صاحب کاہلوں دارالصدر ربوہ کے بڑے بیٹے چوہدری محمد احمد صاحب کا پتہ کا آپریشن رحمان کلینک لاہور میں ہو رہا ہے۔ بعض پیچیدگیاں ہیں جن کی وجہ سے تشویش ہے احباب کرام دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

سید سجاد احمد۔ دارالرحمت شرقی ربوہ)

(۳) خاکسار کا لڑکا عزیز لئیق احمد طاہر ایم۔ بی۔ بی۔ ایس کے فائنل امتحان میں شریک ہو رہا ہے۔ احباب جماعت سے عزیز کی نمایاں کامیابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

(نعیم احمد ورائٹی سٹور رحمت بازار ربوہ)

(۴) خاکسار کی بہن نے اس سال B.A پارٹ ون کا امتحان دیا ہے۔ نیز خاکسار کی بہن (یوگنڈا) جا رہی ہیں۔ احباب جماعت سے ان دونوں کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

(نصیر الدین علی احمد۔ کراچی ۴)

گمشدہ سائیکل

خاکسار کا پیکو سائیکل نمبر 015/811-G مورخہ ۲۲ اکتوبر کو دارالرحمت شرقی ب (نزد الشفیق ٹریننگ سنٹر) سے گم ہو گیا ہے۔ اگر کسی صاحب کو علم ہو تو براہ کرم درج ذیل پتہ پر اطلاع دیں۔

مظہر احمد نعیم ۳۹/۱۶ دارالرحمت وسطی ربوہ)

ولادت:-

عزیزم شیخ نسیم الرحمٰن ابن شیخ عبد الوہاب سلمہ امیر جماعت احمدیہ اسلام آباد کو اسلام آباد میں بتاریخ ۱۵ ستمبر ۱۹۸۴ء اللہ کریم نے اپنے فضل سے پہلا فرزند عطا فرمایا ہے۔ عزیز نونہال خاکسار کا پڑپوتا اور پڑنواسہ بھی ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ نے ازراہ کرم نوازی عزیز نونہال کا نام دعا اور مبارک بادی کے ساتھ "تصور الرحمٰن" تجویز فرمایا ہے۔ الحمد للہ۔

عزیز نونہال حضرت والد صاحب میاں حبیب الرحمٰن رئیس حاجی پور ریاست کپورتھلہ کا چھٹی پشت میں حقیقی پڑپوتا اور پڑنواسہ ہے۔

احباب سے درخواست دعا ہے کہ عزیز مذکور کو اللہ تعالیٰ صحت و عافیت والی لمبی سے لمبی عمر عطا فرمائے۔ اور علم کا گہوارہ بنائے۔ دین کا سچا عاشق و خادم ہو۔ اور خاندان کا نام روشن کرے۔ آمین۔

(شیخ عبد الرحمٰن تحصیلدار (ریٹائرڈ) سٹریٹ ۵۱ بنگلہ ۱۴ شالیمار ۴/۲۔ اسلام آباد)

جدید فیشن کے مطابق
سونے کے جڑاؤ اور سادہ زیورات وغیرہ کیلئے
نیو پاک جیولرز
فون نمبر:
410974
418646
رہائش:
418645
پروپرائٹر
میاں عظیم قادر اینڈ سنز
۱۱۱ فیروزپور روڈ گلیکسی سینما اچھرہ لاہور
۱۰۔ شادمان کالونی لاہور — ۱۲۔ ذیلدار روڈ اچھرہ لاہور

عینکوں کی فٹنگ آٹومیٹک کمپیوٹر پلانٹ پر کی جاتی ہے
نظر و دھوپ کی عینکیں
عینکیں ڈاکٹری نسخہ کے مطابق لگائی جاتی ہیں
ارشد آپٹیکل سروس
فون 24838
چوک کچہری بازار۔ فیصل آباد
پاکستان میں آٹومیٹک پلانٹ پر عینکوں کی فٹنگ کی جاتی ہے:

نرینہ اولاد سے محروم بے اولاد دکھی عورتوں کیلئے
پُر امید واحد علاج گاہ
حکیم انوار احمد جان ابن حکیم نظام جان
سنہ ۱۹۱۱ء سے ایک ہی نام
ھو الشافی
دکھی مخلوق کی خدمت میں مصروف
دواخانہ حکیم نظام جان
فون ربوہ ۵۵۸
چوک گھنٹہ گھر، گوجرانوالہ
فون: ۷۳۹۹۷
اقصیٰ چوک ربوہ پوسٹ بکس ۲۲۲

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جنوب مفید اٹھرا ۳۰/- ، اکسیر اولاد نرینہ ۲۵/- ، زد جام عشق ۶۰/- ، تریاق بواسیر ۱۵/- ، اکسیر پائیوریا ۶/- ،

تریاق معدہ ۱۲/- ، تریاق دمہ ۲۰/- ، روشن کاجل ۲/۵۰ ، سرمہ جواہر ۳/- ، پیام نور ۱۴/- ،

ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گول بازار، ربوہ

فون: 634

- ضروری تصحیح -

مورخہ ۲۵ اکتوبر کے الفضل میں صفحہ ۴ کالم ۲ میں شائع شدہ مضمون کی چھٹی سطر میں کتابت کی غلطی رہ گئی ہے اس کو یوں پڑھا جائے۔

"پھر آپ فرماتے ہیں"۔

براہ کرم احباب اپنے پرچوں میں تصحیح فرمالیں۔

(ادارہ)

مطب حکیم حمید احمد اختر رجسٹرڈ طبیب درجہ اے

اٹھرا - بانجھ پن ، اور نرینہ اولاد سے محروم عورتوں کیلئے امید کی کرن - مردانہ ، زنانہ اور بچوں کے علاج کے لئے مفصل حالات بیماری لکھ کر دوا اور مخلصانہ مشورہ حاصل کر سکتے ہیں۔

المنار دواخانہ گول بازار ربوہ

مقصود اینڈ سنز فون 31290

گول امین پور بازار نزد بیت الفضل فیصل آباد

چاول باسمتی، سیلہ، ٹوٹہ، ولائتی چینی

صابن اور دالیں ہر قسم

بازار سے بارعایت تھوک و پرچون

خرید فرمائیں

ضروری اطلاع

اقصیٰ چوک ربوہ میں حضرت حکیم نظام جان مرحوم کے مشہور دواخانہ (رجسٹرڈ) پر حکیم محمود احمد صاحب باقاعدگی سے خدمت کیلئے حاضر ہوتے ہیں

زیر نگرانی

حکیم عبدالحمید ابن حکیم نظام جان

دانتوں مسوڑوں کے کورسز

اردو نام	INTER NATIONAL NAME	
اینٹی پائیوریا	Anti Pyorrhea	15-00
اینٹی کریز	Anti Caries	15-00
پائیوریا پاؤڈر	Pyorrhea Powder	6-00

تمام کورسز ملک بھر کے دوا فروشوں سے طلبیں لٹریچر فری

کیور ٹیو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ

ربوہ فون ۶۰۶/۶۰۷

چوہدری جیولرز

معیاری سونا چاندی کے معیاری

زیورات بنوانے کیلئے

بشیر احمد خالد اینڈ برادرز

سلیمی چوک، ستیانہ روڈ فیصل آباد

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

مراد کلاتھ ہاؤس

کپڑے کا

اعلیٰ مرکز

ریل بازار فیصل آباد

رہائشی منصوبہ نزد بیت الاقصیٰ ربوہ

مجید ٹاؤن

باقاعدہ منظور شدہ ہر نقص سے پاک

چوہدری عبدالمجید وڑائچ ایڈووکیٹ

فیکٹری ایریا - دلوکے:

سرمہ طفیل ۱۱/- روپے کورس ۳ شیشی

عرق نور ۲۰/- روپے بمعہ ڈبی	مفید معدہ ۶/- ۱۲/- روپے
اکسیر کثرت پیشاب چھوٹی ۱۵/- بڑی شیشی ۲۵/-	حب بواسیر قیمت: ۸۴ گولی ۲۸/-
بیوٹی سفوف ۱۵/- روپے	جنوب اکسیر اٹھرا ۳۶/- روپے
جنوب صندلین ۶/۵۰ روپے	اکسیر تبخیر معدہ ۲۵/- روپے
اکسیر کھانسی و نزلہ سیرپ ۶/۵۰ روپے	ہاضمینا سیرپ ۵/۵۰ روپے

بذریعہ ڈاک منگوانے کا انتظام تفصیلی لٹریچر مفت حاصل کریں صحیح تشخیص ہمدردانہ مشورہ۔ مرض مریض کی نبض دیکھ کر بتائی جاتی ہے اور فیس نہیں لی جاتی

دواخانہ حکیم محمد طفیل ربوہ (سابق صدر طبیہ کمیٹی تحصیل جوڑا)

معرفت کوئٹہ کلاتھ ہاؤس اندرون گلی گول بازار - ربوہ

هو الناصر

اعلیٰ معیار کے زیورات خریدنے اور بنوانے کیلئے

الکریم جیولرز

ایئر کنڈیشنڈ

فون 68551/1

بازار فیصل

پروپرائٹرز

میاں عبداللطیف شاہ کوٹی اینڈ سنز

کریم آباد (چورنگی) کراچی ۱۹

● ٹرانسفارمر ● پینل بورڈ ● ڈسٹری بیوشن بورڈ ● جنریٹر اور دیگر سامان بجلی کی فراہمی اور تنصیب، نیز ہر قسم موٹر کنٹرول سٹینڈ ● آٹومیٹک چینج اوور پینل کے ڈیزائن ● فیبریکیشن اور تنصیب کے ماہر:

پاور انجینئرنگ پاکستان (رجسٹرڈ)

۱- لنک میکلوڈ روڈ لاہور

فون: 62/88

آپ کو معلوم ہو کہ

ہمارے دواخانہ

میسرز حکیم نظام جان اینڈ سنز

کا نام اب:

مشہور دواخانہ رجسٹرڈ

زیر نگرانی: حکیم عبدالحمید جانشین و فرزند حضرت حکیم نظام جان

ہو چکا ہے

خدمت کی راہوں پر رواں دواں: دیرینہ تعلیم

مشہور دواخانہ رجسٹرڈ

چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ فون: ۷۴۸۴۴

بالمقابل ایوان محمود، ربوہ، فون: ۶۳۸

۷۱- سویٹ ہوم لینڈ ماڈل کالونی کراچی ۲۷ ● چوک زید کا ضلع سیالکوٹ